© rasailojaraid.com

دیارِ حبیب کا سفر

الحبیب ٹورز کے ساتھ

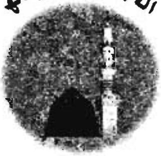

حج عمرہ و زیارات

کفایت اور معیار ساتھ ساتھ

- ★ تربیت کا مکمل نظام
- ★ بہترین اور معیاری رہائش گاہ
- ★ زیارات مقامات مقدسہ کا بہترین انتظام
- ★ دیگر شہروں میں جانے کے لئے خصوصی پاس
- ★ مناسک حج وعمرہ سے مکمل آگاہی
- ★ حرمین شریفین سے نزدیک ترین رہائش
- ★ ایئرپورٹ سے واپس ایئرپورٹ تک بہترین ایئرکنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ
- ★ پاکستانی کھانوں کا اہتمام

زیارات

گروپس کے لئے اضافی سہولیات

عراق: حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت یونسؑ۔ حضرت ہودؑ۔ حضرت ایوبؑ۔ حضرت صالحؑ۔ حضرت الیاس علیہم السلام۔ حضرت علیؓ۔
حضرت امام حسینؓ۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ امام ابوحنیفہؒ اور 72 شہدائے کربلا کے علاوہ

شام: حضرت یحییٰؑ۔ حضرت زکریاؑ۔ حضرت ہابیل علیہم السلام۔ حضرت اُمِ حبیبہؓ۔ حضرت اُم کلثومؓ۔ حضرت سیدہ زینبؓ۔ حضرت خالد بن ولیدؓ۔
حضرت بلالؓ۔ سید صلاح الدین ایوبیؒ وغیرہ

حج پیکج

بشمول تمام اخراجات سوائے طعام

بذریعہ سڑک	کراچی سے بذریعہ جہاز	اسلام آباد/لاہور پشاور سے بذریعہ جہاز
75,000	82,000	85,000

بکنگ صرف 25000 روپے میں پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر
(نشستیں محدود ہیں)

عمرہ پیکج

بشمول تمام اخراجات سوائے طعام

ایک دن	سات دن	چودہ دن	بذریعہ شام بشمول زیارات
28,000	31,000	33,000	40,000

قربانی کی بکنگ جاری ہے

~~360/- ریال~~ قیمت -/300 ریال فی عدد

الحبیب ٹورز اینڈ ٹریولز انٹرنیشنل

AL-HABIB
TOURS & TRAVELS INTERNATIONAL

12۔ العباس مارکیٹ آدم جی روڈ، راولپنڈی صدر ۔ موبائل: 0300-9557977
32۔ ہل روڈ F-6/3 اسلام آباد فون: 227.5294, 287.3679 فیکس: 287.5889

SHAKIR.COM

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

خاتون ڈاکٹر کے لیے سرجری کی تعلیم

سوال: میں نے حال ہی میں میڈیکل گریجویشن کیا ہے۔ آج کل ہاؤس جاب کر رہی ہوں۔ الحمدللہ پردہ کرتی ہوں اور حتی الامکان یہاں کی لغویات سے بچنے کی کوشش ہوتی ہے۔ میں اسپیشلائزیشن کے لیے جنرل سرجری لینا چاہتی ہوں۔ ایک تو میرا ذاتی رجحان اس طرف ہے، دوسرے یہ کہ اس فیلڈ میں لیڈی ڈاکٹر کی اشد ضرورت کے باوجود شدید کمی ہے۔ خواتین کو مرد ڈاکٹروں سے جسم کے اعضا کا معائنہ کروانا پڑتا ہے۔ اگر خواتین سرجن ہوں تو یہ صورت پیش نہ آئے۔ لیکن سرجری لینے میں جو باتیں رکاوٹ بن رہی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں کہ مجھے جنرل سرجری پوری ہی لینی ہے۔ اس میں مردانہ زنانہ الگ الگ نہیں ہیں، یعنی پھر مجھے مردانہ جسم کے اعضا کا معائنہ بھی کرنا پڑے گا۔ اگر میں اس میں جاتی ہوں تو پھر رات دن مردوں کے ساتھ کام کرنا پڑے گا۔ پاکستان میں ایم بی ایس کرنے کے لیے، یعنی کسی قابل ہونے کے لیے تقریباً پانچ سال درکار ہیں اور پھر اپنے ایمان کی سلامتی کے لیے ان تھک محنت کے علاوہ گھر والوں اور معاشرے کا تعاون بھی چاہیے۔

اس صورت میں سوال یہ ہیں کہ: ۱- کیا مجھے خواتین کی خاطر سرجری لینا چاہیے یا یہ دوسروں کی دنیا بنانے کی خاطر اپنی آخرت برباد کرنے کے مترادف ہوگا؟ ۲- اللہ کے سامنے کیا اس کی پوچھ ہوگی کہ جتنا علم حاصل کیا اس پر کہاں تک عمل کیا؟ کیا صرف یہ دینی تعلیم کے لیے ہے یا میں ایم بی بی ایس کی ڈگری لے کر گھر بیٹھ جاؤں تو اس پر بھی لاگو ہوگا؟ سرجری لینے سے میری ذاتی زندگی بھی بہت متاثر ہوگی اور مشرقی لڑکی ہونے کے ناطے میں اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی فیصلہ خود نہیں کر سکتی ہوں کہ شادی کے بعد کوئی مجھے کچھ کرنے بھی دے گا یا نہیں۔

جواب: آپ کے خط سے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے ساتھ ساتھ آپ کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دین پر عمل کرنے اور دین ہی کی روشنی میں اپنے پروفیشن کا انتخاب کرنے کی فکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم میں آپ جیسی اور بہت سی بچیاں پیدا کرے جو ہر معاملے میں اللہ کی رضا کو بنیاد بنا کر ذمہ دارانہ فیصلہ کریں۔

اسلام میں طلب علم اور حصول علم پر جتنا زور دیا گیا ہے میرے خیال میں دنیا کے کسی اور مذہب نے ایسا نہیں کیا ہے۔ اس حصول علم میں جہاں قرآن و حدیث' سیرت پاکؐ اور فقہ کا علم شامل ہے وہیں دیگر علوم بھی شامل ہیں۔ علم میں اضافہ اور طلب علم کے بارے میں قرآن کا حکم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت تمام علوم کا احاطہ کرتی ہے۔ خصوصی طور پر وہ علوم جو انسانی جان و صحت کا تحفظ کرتے ہیں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ اگر علم طب یا جراحت میں تخصص اس غرض سے حاصل کیا جائے کہ ایک مسلم یا مسلمہ انسانوں کی خدمت کے ذریعے' اللہ کی رضا کا حصول کر سکے تو یہ بمنزلہ عبادت ہے۔ لیکن حصول علم ہو یا پیشہ ورانہ زندگی' اسلام کی بنیادی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ہی اس کا حصول ہونا چاہیے۔ حیا دین کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ جسے حیا نہیں وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ حیا کو ایمان کی ایک اہم شاخ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان' مرد ہو یا عورت' بے حیائی کا کام کبھی نہیں کر سکتا۔ ہاں' جب ایمان مُردہ ہو جائے' بے حسی طاری ہو جائے اور حیا کو لپیٹ کر رکھ دیا جائے تو پھر ایسا شخص جو کچھ بھی کر گزرے وہ کم ہے۔

مرد و زن کو حیا کی زندگی گزارنے اور بے حیائی اور بے شرمی سے بچانے کے لیے اسلام نے اخلاقی تعلیمات کے ذریعے اس کے ضمیر اور قلب و ذہن کو ایسی تربیت دینی چاہی ہے کہ ہر بے شرمی اور بے حیائی کے کام سے وہ خود بخود رک جائے۔ چنانچہ قرآن کریم شوہر اور بیوی کے تعلقات پر بات کرتا ہے لیکن اس کا اسلوب اور انداز برہمن ازم کی مشہور کتاب جیسا نہیں ہے۔ وہ طہارت کے مسائل بیان کرتا ہے لیکن ایسے انداز میں کہ ایک فرد کو شرمندگی نہ ہو۔ اسی طرح بچے کی پیدائش کے حوالے سے وہ چاہتا ہے کہ ایک خاتون طبیبہ یا دائی اس کام کو کرے۔ گویا گائنی کے شعبے میں تخصص حاصل کرنے' یعنی اسپشلائزیشن کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور خود خواتین کے حوالے سے بھی یہ سمجھاتا ہے کہ اگر ضرورت پیش آئے تو صرف جس حد تک ضرورت ہو جسم کے اتنے حصے کو کھولا جائے۔ یہ نہیں کہتا کہ ایک طبیبہ کو معائنہ تو کرنا ہے گلے کا اور ایک مریضہ اس کے سامنے پوری عریاں ہو جائے۔ چنانچہ اگر کسی جگہ صرف خواتین ہی ہوں اور سب اہل ایمان ہوں' اس شکل میں بھی وہ ایک دوسرے کے سامنے عریاں نہیں آ سکتیں۔

ان تمام واضح تعلیمات کے باوجود فرض کیجیے کہ ایک خاتون دریا میں پھسل کر گر گئی اور آس پاس صرف اجنبی مرد ہی تیراک ہیں جو اس کی جان بچا سکتے ہیں۔ ایسی شکل میں کیا اس بنا پر کہ شریعت غیر محرم کے جسم کو ہاتھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لگانے کو حرام ٹھہراتی ہے اس خاتون کو ڈوبنے دیا جائے گا یا ایک اجنبی شخص پانی میں کود کر اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر دریا سے نکالے گا؟ یا فرض کیجیے ایک خاتون کے کپڑوں میں آگ لگ جاتی ہے اور گھر کا کوئی فرد پاس نہ ہو تو کیا ایک اجنبی پڑوسی مرد کا فرض نہیں ہے کہ آگ بجھانے کے لیے اس پر کمبل ڈال کر شعلوں کو ہاتھ سے دبائے۔ چاہے اس عمل میں وہ اس عورت کے جسم کے بعض حصوں کو حادثاتی طور پر دیکھ بھی رہا ہو؟ گویا شریعت میں ان معاملات میں بھی جہاں واضح حرام طے کر دیا گیا ہے زیادہ اہم معاملات کی بنا پر اس لمحے کے لیے ایک اقدام نہ صرف جائز بلکہ لازمی ہو جاتا ہے۔

میڈیکل پریکٹس کے دوران اس طرح کے بہت سے واقعات پیش آسکتے ہیں جن میں ایک خاتون کو نہ صرف سینے کی حد تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جسم کسی طبیب یا سرجن کے سامنے کھولنا پڑتا ہوگا اس وقت اس کی شرم کی کیفیت صرف وہ خود ہی سمجھ سکتی ہے۔ اگر یہ کام بار بار کیا جائے تو یا تو ہر مرتبہ اسی شدت سے شرمندہ ہوگی یا آہستہ آہستہ اس کی عادی ہو کر شرم میں کمی کی مرتکب ہوگی۔ دونوں شکلوں میں ایمان کا امتحان ہوگا۔ اس کے مقابلے میں اگر ایک خاتون سرجن کے سامنے یہ معاملہ ہو تو مقابلتاً کم شرمندہ ہوگی۔ فقہ کا اصول ہے کہ اگر دو برائیوں میں انتخاب کرنا ہو تو کم تر برائی کو اختیار کرنا چاہیے۔ اس لیے اُمت مسلمہ پر خواتین سرجن اور ایسی ماہرین کا پیدا کرنا جو خواتین کے مخصوص طبی مسائل پر گہری نگاہ رکھتی ہوں ایک فرض کفایہ ہے۔ اگر چند ایک خواتین یہ نہ کریں گی تو تمام اُمت پر گناہ ہوگا، اور اگر چند خواتین ہر معاشرے میں ان میدانوں میں تخصص اختیار کریں گی جن کا تعلق خواتین کے خصوصی مسائل سے ہو تو وہ خود اور دوسرے بھی گناہ سے بچ جائیں گے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ ایک خاتون سرجن بھی جسے دن میں ۱۰ مرتبہ خواتین کے مخصوص اعضا کا معائنہ کرنا پڑتا ہو، یہ کام کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کے احساس کے ساتھ بطور مجبوری اور بطور فرض اس کام کو کرے گی۔ وہ اپنی حیا اور دوسروں کی حیا کا پورا پاس کرتے ہوئے حتی الامکان نگاہوں اور دماغ کو ان مناظر کا عادی نہیں بنائے گی۔

دوسرا سوال جو آپ نے اٹھایا ہے وہ خالص ذاتی نوعیت کا ہے۔ ہمارے معاشرے میں جہاں ایک طرف طبی ماہرین اور سرجنوں کی شدید ضرورت ہے وہاں عملاً صورت حال کچھ ایسی ہے کہ ایم بی بی ایس کے بعد جب ایک لڑکی پانچ سال لگا کر فیلوشپ مکمل کرتی ہے تو گھر والے یا شوہر یا خود اس کے اپنے حالات بچوں کی تربیت کے حوالے سے اسے مجبور کرتے ہیں کہ وہ تمام تربیت اور مہارت کو ایک جانب رکھ کر صرف ایک کامیاب بیوی اور ماں بن کر اپنے آپ کو مطمئن کر لے۔ میرے خیال میں اس مسئلے کا کوئی منطقی حل تجویز نہیں کیا جا سکتا۔ سب سے پہلے یہ بات آپ کو طے کرنی ہوگی کہ آپ کے گھر میں کیا روایت ہے اور جہاں آپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے والدین آپ کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں وہاں کیا روایت ہے؟ ظاہر ہے کہ ازدواجی زندگی تکمیل ایمان کا ذریعہ ہے اور اسے پروفیشن پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔

پھر یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا آپ کے علاوہ دیگر طالبات اس تخصص کو اختیار کر رہی ہیں جس سے خواتین کو ڈاکٹر کے سامنے شرمندگی نہ ہو؟ اگر کچھ اور طالبات یہ کر رہی ہیں تو آپ پر یہ فریضہ عائد نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی بھی اس جانب مائل نہ ہو تو کسی کو تو یہ کام کرنا ہوگا تاکہ مرد ڈاکٹروں کے سامنے خواتین کے حیا کے تقاضے مجروح نہ ہوں۔

اس تخصص کے حصول میں اگر آپ کو مردوں کے ساتھ کام کرنا پڑے، اور اس کا کوئی متبادل نہ ہو تو شریعت میں اس کے لیے "ضرورہ" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اور ذریعہ نہ ہو تو ایسا کرنا اس وقت تک جائز ہوگا جب تک متبادل ذریعہ پیدا نہ ہو جائے، یعنی ایسی ماہر فن خواتین ڈاکٹر آپ کو نہ مل جائیں جو اس فن کو آپ کو سکھا سکیں۔ اگر کوئی میڈیکل کالج ایسا ہو جہاں پر خواتین معلمات ہوں اور وہ اس میدان میں ماہر ہوں تو آپ پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہاں جا کر حصول علم کریں۔ لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس علم کے لیے جب آپ کو یہ کام خواتین کی فلاح کی غرض سے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بے حیائی سے بچانے کے لیے سیکھنا ہے، "مجبور" ہونے کے سبب اس پر کوئی گرفت نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی نیت کا علم سب سے زیادہ ہے، اور وہ حالت اضطرار میں کسی کام کے کرنے سے بھی پوری واقفیت رکھتا ہے۔ ہاں، اس کے باوجود استغفار کا کثرت سے کرنا اور ایسے مناظر کے بعد ذہن کو بار بار یاد دلانا کہ یہ سب کچھ صرف اللہ کی بندیوں کو شرمندگی سے بچانے کے لیے کیا جا رہا ہے، ان شاء اللہ اجر میں اضافے کا باعث ہوگا۔

طب اور فقہ دو ایسے علوم ہیں جن میں اپنی طبیعت اور ذاتی رجحان کے خلاف بعض معاملات کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب تک ایک فقیہہ طہارت اور ناپاکی کے مسائل کو تفصیلات میں جا کر مطالعہ نہ کرلے، ان مسائل پر رائے نہیں دے سکتی۔ ایسے ہی طبیب کے لیے بہت سی ناخوش گوار باتوں کا مطالعہ کرنا، حتیٰ کہ ناخوش گوار مناظر کا دیکھنا ایک مجبوری ہے اور ایسے تمام مواقع پر بار بار اللہ تعالیٰ سے مدد اور مغفرت طلب کرتے رہنا ہی انسان کو صراط مستقیم اور عمل صالح پر قائم رکھ سکتا ہے۔

آپ نے اپنے خط میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے مجھے یقین ہے ان شاء اللہ اگر آپ نے طے کیا کہ سرجری میں اسپیشلائز کرلیں یا آپ نے کسی اور شعبے میں جانے کا طے کیا، بہرصورت آپ ایک مثالی اور باکردار صاحب ایمان طبیبہ کی حیثیت سے اپنے فرائض ادا کریں گی اور دوسروں کے لیے ایک قابل تقلید مثال بھی پیش کرسکیں گی۔ شادی کے بعد آپ اور آپ کے شوہر باہمی مشورے سے طے کرسکتے ہیں کہ آپ کتنا وقت اپنے

© rasailojaraid.com